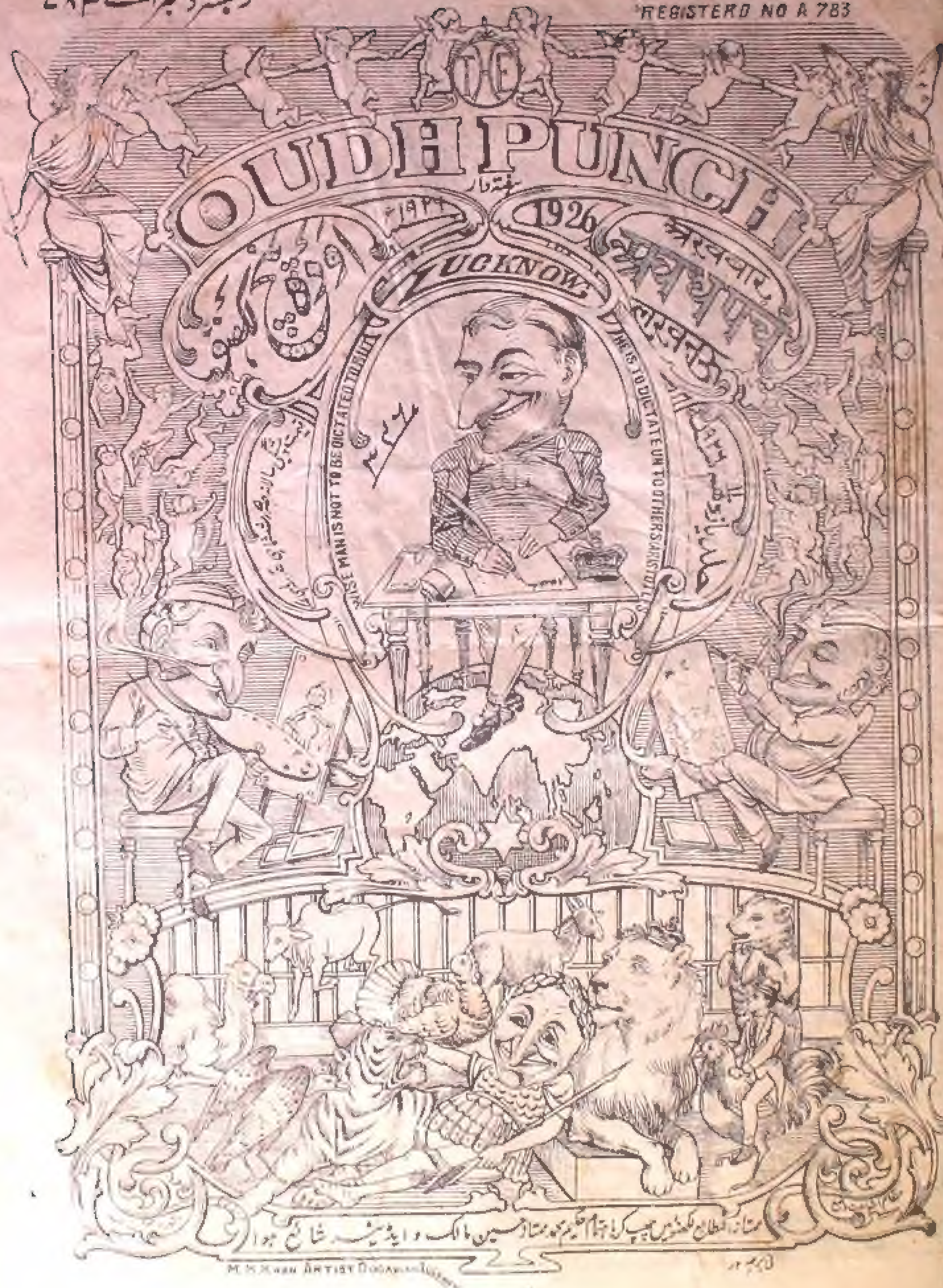
رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



بیش بہا معلومات کا خزانہ

جس نے اخباری دُنیا میں انقلاب پیدا کر دیا

نئے خریداروں کو ہندو کا سالانہ نمبر مفت مل سکتا ہے

گزشتہ سال اپریل کے مہینہ میں ہندو نے اپنا بیش قیمتی نمبر نکالا تھا جو اسقدر مقبول ہوا کہ تمام کا تمام پرچہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں اور باہر سے اسوقت تک اُسکی مانگ برابر جاری ہے چنانچہ کارکنان ہندو نے اسکو کتابی صورت میں شائع کرنیکی فکر کی ہے

ہندو کا سالانہ نمبر

بیش قیمتی نمبر کے بعد ہندو نے گزشتہ نومبر کے مہینہ میں اپنا سالانہ نمبر شائع کیا۔ جسے بیش بہا معلومات کا خزانہ کہنا بیجا نہ ہوگا [illegible] قسم کی رنگین تصویروں کے علاوہ [illegible] دلچسپ مضامین کے لحاظ سے [illegible] آپ ہے۔ صفحات [illegible] صفحات [illegible] چھپائی اور کاغذ دیدہ زیب۔

ہم نے بیش قیمتی نمبر کی مانگ کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے ہی سے کچھ پرچے سالانہ نمبر کے زیادہ چھپوا لیے تھے تاکہ بعد میں سالانہ نمبر کے شائقین کو مایوس نہ ہونا پڑے چونکہ نمبر کتابی صورت میں شائع کیا گیا تھا اور اسمیں مضامین مستقل دلچسپی کی حیثیت کے ہیں اسلیے وہ ہروقت باعث تفریح ہو سکتے ہیں۔ ہمارے پاس اس کے پرچے ابھی تک بیرون و باہر سے آرڈر آ رہے ہیں۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ وہ اصحاب بھی جو ہندو کی خریداری کے لیے آرڈر دیتے ہیں۔ اُن کو بھی خاص رعایت کے طور پر ہندو کا سالانہ نمبر مفت دیا جائے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جو اصحاب یکم اپریل تک ہندو کے خریدار بنیں گے ان کو سالانہ نمبر مفت بھیجا جائے گا۔ باقی اصحاب [illegible] ٹکٹ بھیج سکتے ہیں۔ نمبر کی کاپیاں بہت تھوڑی ہیں اس لیے جو جلدی نہ کریں گے انھیں مایوس ہونا پڑے گا۔ پانچ آنے میں گویا کہ چھ لے۔ ہم سو صفحے کی کتاب ہے۔ اتنی بڑی کتاب کتب فروش [illegible] میں بیچتے ہیں۔ اور جو مضامین اسمیں ہیں وہ کتابوں میں کہاں!

روزانہ ہندو کی [illegible] قیمت [illegible] روپیہ ششماہی [illegible] سہ ماہی [illegible] ماہواری [illegible]

المشتہر:۔ مینجر صاحب روزانہ ہندو لاہور

نوجوانو

اور کے خواہشمند جن بے بسی کر [illegible] جریان۔ احتلام۔ نامردی۔ اور دوسرے درد کمر دل کی دھڑکن کے مریضو۔ اگر آپ کو اشتہاری حکیموں نے لوٹ کھایا ہو۔ علاج کرتے کرتے آپ عاجز ہو گئے ہوں۔ تو ایسے آڑے وقت میں ہم آپ کے لیے

رسالہ قوت باہ عظمتی پیش کرتے ہیں جس میں مشرق و مغرب کے بہترین و قدیم حکیموں۔ ویدوں طبیبوں وغیرہ کے اُن تمام معلومات مشاہدات و تجربات کا نچوڑ کامل مکمل طور پر جمع کیا گیا ہے جو عورت و مرد کی صحت سے تعلق رکھتی ہیں۔ ساتھ ہی قواعد صحت ممنوعات صحبت ملذذات۔ امساک۔ سادہ و ترکیب۔ تندرست اور خوبصورت بچے پیدا کرنے کی تدابیر فلسفہ عشق۔ فلسفہ انقلاب [illegible] ہیں۔ تحفات زوجین لطف مباشرت اور صحبت کے طریقوں وغیرہ وغیرہ کی اعلیٰ ترین [illegible] گئی ہے امراض زنانہ کا مفصل اور مکمل بیان اور ان کے رفع کرنے کے لیے صد ہا مجرب مجرب بے خطا بیش بہا نسخے کرتے [illegible] بالیقین۔ بے انتہا مفید جادو اثر بیانات نسخے جو عمل کے موجودہ اطبا کو چار سو روپیہ پر بھی دوا ہے اور یہ نسخہ نہیں بتاتے مصنف صاحب نے بعد کوشش اور صد ہا روپیہ خرچ کر کے ایسے نسخے حاصل کیے ہیں۔ [illegible] اگر [illegible] اس کتاب کے نسخوں کو غلط اور غیر مفید ثابت کرے اسکو [illegible] روپیہ انعام دیا جائے گا۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر عظمت بکڈپو لکھنؤ

مسز خریدار اور میں

[illegible]

م:۔ مسز ارتضیٰ خان تاجر تمباکو لکھنؤ

ملنے کا پتہ: [illegible] لکھنؤ

شرطیہ علاج اور دوا مفت

[illegible]

شباب [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ:۔ مینجر عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپو!

یہ ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات بطور فائل علحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتداء سے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتداء سے ناواقف ہوں گے یہ مرتب فائل اُنکے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک [illegible]

المشتہر

مینجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۱۰

مضامین غیر

پنجشنبہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء

قانونی عیاروں کا ذکر نشہ کی دھن میں

ٹکڑی تیار ہوئی خوب ہی مکاروں کی
اب ضرورت نہیں اصلا ہیں بشاروں کی
گٹھری کاٹیں گے یہ قانون سے زرداروں کی
کھیپ پر کھیپ چلی آتی ہے مختاروں کی
صبح ہوتے ہی عدالت میں یہ ہو جائینگے جمع
گتھیاں جیٹھ کے سلجھائیں گے تکراروں کی
جھوٹ بلوائینگے ہر اک سے عدالت میں ضرور
گوڑی ہو جائے گی اسطور مرے یاروں کی
اپنے لوہے کے قلم سے وہ غضب ڈھائینگے
باڑھ پھر جائے گی اس کا شبہ تلواروں کی
جج جب کرنے کھڑے ہونگے بگاڑیں گے گرہ
تاب لائے گا نہ وہ انکی کبھی واروں کی
روز روشن میں یہ دکھلائینگے وہ وہ کرتب
ہو گی ایک صنعت میں جان خجل سیاروں کی
دن دہاڑے یہ عدالت میں کھرے لوٹیں گے
انکے آگے نہ چلے گی کبھی پہرہ داروں کی
جب یہ پیٹیں گے عدالت سے نپٹیں گے بھی
اسطرح پود وہ بھی بڑھ جائے گی سیخواروں کی
بستہ بغلی ہے اگر جیب قلم کو کہیا
اور سرنا لقدم شکل ہے عیاروں کی
خوب تعریف لکھی خوب ہی قلعی کھولی
اے ندیم آپ نے قانون کے عیاروں کی

رباعیات

کانگرس پر خیال

نادو کی جس پہ حکمرانی ہو تو
اسکو کیونکر نہ سمجھے زنانی مانو
اک سال رہیگی کانگرس کی یہ صدر
کیوں ان کو نہ سوراج کی رانی مانو

واقعہ اندور

اندور پہ آئی ہے مصیبت بھاری
ہونے والا ہے اک کمیشن جاری
ہوگی ہلکر کی اور ممتاز کی جانچ
اک پنڈت بولے وقت کے پہاری

اخبارات کی رائیں

ہمدم کی خبر

اندور میں باقی نہیں ہلکر کا دور
خالی کر دیں گے راج گدی فی الفور
اپنی مرضی سے راج کو چھوڑیں گے
بیماری بیچھے پڑ گئی ہے بے طور

بہتر ہے کہ دے گلا کوئی اس کا گھونٹ
کیوں پیٹ پڑیں کسی کو یہ کڑوے گھونٹ
اس بات پہ راجگان کا دھیان رہے
پھیلے نہ یہ بیماری کہیں چاروں کھونٹ

راجوں کا فیصلہ کمیشن سے نہ ہو
راجاؤں کو کیوں اس کا نہ پابند کرو
دیتا ہے رائے اس طرح اک اخبار
بہتر ہے کہ پیرے ہی سے پھیرا کا تو

پابند رزیڈنٹ کو اک کرتا ہے
تہمت اس کی انہیں کے سر دھرتا ہے
وہ جب ہے اتالیق کا جس حالت میں
بے قاعدہ کیوں راجہ کا دم بھرتا ہے

راجوں کی بات راج منڈل میں ہو پیش
پہلے ہے خواہش بعد ازاں ہے دوراندیش
جب بھائی کے حکم سے وہ چھوڑینگے راج
پھر کون کہے گا اترے ہیں بادل ریش

اپنی مرضی کو مار بیٹے سر کنڈے
کیوں دیتی ہے گھر میں دوسرے کے انڈے
دولت جاتی ہے ساتھ عزت لے کر
کرتے ہیں مزہ ہر اک طرح مسٹنڈے

ندیم

غزل

بر مصرع طرح کیننگ کالج

دل بھر آیا دیکھ کے محفل مجھ کو رنج منانے دو
دو آنسو ملکیت کے غم میں پہلے کیوں نہ بہانے دو
موت کو تم اب میرے سرہانے آتی ہے تو آنے دو
جاتے ہو تو جاؤ صاحب مرتا ہوں مر جانے دو
کس کی رہی ہے کسکی رہے گی دور زمانہ ایک نہیں
رنگ چمن کا یہ کہدے گا دن تو خزاں کے آنے دو
طفل تسلی کی ہیں باتیں کوئی لگاوٹ لاکھ کرے
میری عمر بھی آئی ہے آخر دیکھ چکا ہوں زمانے دو

نمونہ قابل ضبطی

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ ۲۹ ۳۳۳ درستی کاغذات موضع [illegible] وام [illegible]
ورگ وت نمبر [illegible] متعلق عطیہ زمیندار

بعدالت جناب مرزا جعفر حسین تو یاش نائب تحصیلدار تحصیل [illegible] ضلع کانپور

[illegible] لال ولد [illegible] ساکن [illegible] ضلع کانپور [illegible]

بنام

[illegible] ساکن [illegible] موضع [illegible] ضلع کانپور

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش [illegible] متعلق [illegible] دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم [illegible] ۱۹۲۶ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے واقف ہو [illegible] حاضر ہو اور جواب دہی [illegible] اور جواب ایسے سوالات کا دے سکے [illegible] جو [illegible] سے متعلق ہو اور چونکہ [illegible] انفصال قطعی مقدمہ کے [illegible] تم کو لازم ہے کہ اسی روز [illegible] کی شہادت [illegible] تا کید ہے [illegible] دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ [illegible] سنہ ۱۹۲۶ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

ہم بھی ذہنی دہن کے ہیں کچھ دل میں جو ارماں نکلے
غم کے بادل گھر آئے ہیں عشق کی بجلی کوندتی ہے
قیس کو نام سنا ہے ہیں جانتا ہوں فرہاد تھا کون
سینہ تانے پھرتے ہو کیسے سب کی نظریں پڑتی ہیں
عشاق ٹہریں بیٹھے بیکر جو آزادہ ہوستناک کی ہم
ہیں نے کہا یہ جو ستم جفا یہ ظلم و ستم پہنچا نے گا
آج تو وصل کی منزل ہے جو بوسے لیں گے زبردستی
اسکا نام ہی ہے جہاں میں آیا ہے اسی خاطر وہ
بیٹھ کے چپکے کریں باتیں منھ پہ باتیں اور بھی کچھ

وہی کر گئے اگر بھی لاج بچائیں بچانے دو
جو کچھ جور و جفا کے پھندے سا تیں بڑھانے دو
پڑے وقت میں بھی طرح سے یہ بھی تھے اڑانے دو
لٹ جائینگے دیکھو صاحب حسن کے ہیں یہ خزانے دو
اور سیاہ زلف کو تم شانوں پہ زندہ لہرانے دو
ہے بگڑا کر کچھ کیا پائیں گے ہم پہنچانے دو
ایک شئی نہیں ہاتھ آپ ایک کریں کوجانے دو
شیطان اگر بہکانے تمہیں تم کیوں بہکو بہکانے دو
دیکھ لیا میں نے آج کو جانے دو بس جانے دو

جگ کے شئی کی ہے خواہش ہم کو دہن جائیگا
شرم و حیا اور چشم مروت آنسو بہتے ہو
آج کی دنیا کیسے وہ ہستی غول بیزار بس
جام و صراحی شیشہ شراب کا چلا گیا میرا جیا

ہاں سی کوئی لڑکی پاس نہ آنے دو
تھوڑی دیر کو اپنی طرف کے بھی شرمانے دو
قید خیر و شر میں جب تک ہو تم قید سے چھڑانے دو
پینے والوں میں دعاوت جس جاتا ہے سب ٹھکانے دو

عقل رندوں سے بے پروا فکر کر بیٹھو تم بھی ندیم
جو آتا ہے آنے دو اور جو جاتا ہے جانے دو

ندیم

سیل تدقیق در سر تحقیق

نمبر ۱۱
(تتمہ ہو ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء)

حکایت۔ جاحظ کہتا ہے کہ میں ایک کمتبی ملا کی طرف سے گزرا دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت کے پاس ایک چھوٹی دوسری لمبی لوشی رکھی ہے اور اسی کے قریب ایک غلیل جس غلے ایک نا شادر بچھو بھی ہے۔ میں نے معلوم دریافت کیا کہ جناب یہ کیا سامان ہے فرمایا کہ چھوٹے بچے میرے پاس پڑھتے ہیں ان میں سے کسی کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اپنی تختی پڑھے وہ ڈر کے مارے زبان سے تو حرف نہیں نکالتا مگر پیٹ کی آواز میں پیٹ روح کے لب کچھ بے سُری آوازیں نکالے گھستا ہے بیٹھ میں اسے چھوٹی تھپکی سے سزا دیتا ہوں وہ بھاگتا ہے تو پھر لمبی چھڑی سے سر دیتا ہوں وہ چھڑی کے زد سے دور ہو جاتا ہے تو غلیل میں غلہ رکھ کے سر پر مارتا ہوں آخر یہ شیطانی فوج تختیوں سے مسلح ہو کے مورچہ بندی کرتی ہے اور میں مجبور ہو کر تماشا کرتا ہوں پھر کہتا ہوں محلہ والے یہ آوازیں سنتے اور بیچارے جلدی جلدی دوڑتے ہیں لڑکوں کے غلے سے میری بچا کر لے جاتے ہیں۔



نقش یادگار۔ رواداری کا وار
ہچکچاتے ہوئے ہم کو چنتے ہوئے۔



حکایت۔ جاحظ ہی سے منقول ہے کہ ایک ویرانے سے اتفاقاً گزرا تو میری نگاہ ایک معلم پر پڑی معلم صاحب دروازے کے قریب کتے کی بولی کی مشق کر رہے تھے میں نے پوچھا کیا تو کہنے لگے حضرت اس گھر میں ایک لڑکا رہتا ہے وہ پڑھنے سے جی چراتا ہے اور اپنے کتے کے ساتھ کھیلا کرتا ہے لاکھ لاکھ بلاؤ آنے کا نام نہیں لیتا بندہ مجبور ہے کیا کرے آخر کتے کی بولی بولتا ہے لڑکا سمجھتا ہے کہ کتے پر آفت آئی یہ سمجھ کے باہر نکلتا ہے۔ لے لیجیے وہ آیا۔ دیکھا آپ نے کیسی موثر تدبیر ہے۔

حکایت جاحظ ہی راوی ہے کہ ایک عورت اپنے شریر لڑکے کو معلم کے پاس لائی اور کہا مولوی صاحب یہ لڑکا بہت شوخ شلیتا ہے اسے ڈرائیے آپ جیسے رہیے ذرا اسے دھمکائیے ڈرا دیجیے شاید راہ پر آجائے اور کہا ماننے لگے۔ مولوی صاحب نے اپنی گز بھر کی داڑھی اپنے منہ میں ٹھونسی غلافی آنکھیں نکالیں ناک سکوڑی اور عجیب و غریب آواز جو منہ سے نکالی تو مارے ڈر کے لڑکا تو درکنار لڑکے کی والدہ کا پیشاب خطا ہو گیا گھگھی بندھ گئی پیٹ کی دھونکنی چھوٹی اور بچی صدائے منکر اس ڈراؤنی شکل کے دفاع پر آمادہ ہوئی گھبرا کے کہا دور ہو تیری صورت پر جھاڑو پھرے میں نے کہا تھا لڑکے کو ڈرا تو نے تو ایسی شکل بنائی کہ میں بڑی بوڑھی ڈر گئی۔ مولوی صاحب بولے "آخر عورت ہے نا! نیکبخت خدائی عذاب جب نازل ہوتا ہے تو نیک اور بد کی جانچ نہیں کرتا سب ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔"

حکایت۔ احمد بن ولید کہتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکے کے معلم کو پوچھتے سنا۔

مولوی صاحب: "بتاؤ تو بیٹے انجیل کس نے پیدا کی؟"

لڑکا: "حضرت موسٰے نے"

مولوی: "اور وہ شتر کے پیٹ میں مینگنیاں کون بناتا ہے؟"

لڑکا: "ایک شیطان جس کا نام غزار (رندیطا) ہے"

مولوی: "بہت ٹھیک۔ اب یہ بتاؤ کہ آدم کے باپ کا نام کیا تھا؟"

لڑکا: "نوح"

یہ سنتے ہی مجھ سے تاب نہ رہی میں نے جھڑک کے کہا:۔ کیا کہتا ہے۔ نوح تو خود اولاد آدم سے تھے۔

اتنا کہنا تھا کہ مولوی کو تاؤ آ گیا کہنے لگا "چہ خوش آپ مجھے سبق دینے آئے ہیں ارے میں ابو عبداللہ معلم ہوں جس نے ہزاروں عالم فاضل بنا ڈالے ان لوگو ذری آپ کی خبر تو لو"

لونڈوں کے ٹڈی دل نے گھیرا اور لگے زور زور کی تختی گھسنے تن بدن کی وصلی بالکل سیاہ کر ڈالی۔ اس دن سے آج کی گھڑی تک میں کسی مکتب میں نہیں گیا اور قسم کھالی کہ کبھی کھڑا نہ ہوں گا۔

حکایت:۔ ایک اور راوی بیان کرتا ہے کہ ایک معلم صاحب اپنے شاگرد سے زار ہے تھے:۔

"مردود مار کے مارے بھرتا بنا دوں گا اگر تو نے یہ نہ بتایا کہ سمندر کس نے کھودا۔"

بات ذری گہری اور عام معلومات سے بعید تھی میں نے ہاتھ باندھ کے عرض کی "مولانا میں بھی گھاٹ گھاٹ کا پانی پیئے ہوئے ہوں مگر آج تک مجھے نہ معلوم کہ سمندر کا کھودنے والا کون تھا نہایت مہربانی ہوگی اگر آپ اپنی زبان فیض ترجمان سے خود ہی یہ راز کھولیں گے۔"

معلم: "ہونہہ! بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے۔ معلوم ہوتا ہے تم نے اپنے معلم کی خدمت کرنے میں کوتاہی کی ورنہ ایسے جاہل نہ رہتے۔ خیر کیا یاد کرو گے۔ لے سنو۔ آدم کے بڑے بھائی حضرت کردم تھے انھوں نے یہ گڑھا کھودا جس میں پانی بھر گیا۔ اسی کو لوگ سمندر کہتے ہیں۔"

حکایت۔ امام نماز پڑھا رہا تھا۔ کانا مقتدی اقتدا کر رہا تھا۔ امام نے آیت پڑھی الم نجعل له عینین (کیا ہم نے انسان کی دو آنکھیں نہیں بنائیں)

کانا مولوی: "خدا کی قسم نہیں۔ صرف ایک آنکھ۔ پیش نماز بنا ہے جھوٹ بولتے شرم نہیں آتی"

الغرض حکایتوں کا سلسلہ بہت دراز ہے اور علے سبیل التمیج ان تجربات کا حاصل وہی ہے؟ "مجبور" کی لفظ کا۔ کیا سمجھے کہ ایسے مقامات پر "نون" کے تلفظ کی دو ہی صورتیں ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دوسری صورت یعنے اعلان نون کو انھوں نے (اہل دہلی نے) یا انکے متبعین نے معیوب یا غیر صحیح قرار دیا" پھر مثالیں بھی دیتے جاتے ہیں کہ اعلان نون بعد الاضافہ بعض اساتذہ کے کلام میں موجود ہے۔ ایک ہی مجتہد کبھی یوں نظم کرتا ہے کبھی دوں یہ اسکا اجتہاد ہے۔ سب عجیب و غریب ناچیز تحقیق یہ ہے کہ نحو فارسی کی تبعیت میں اعلان نون میں ہے نہ غنہ میں"

یعنے یہ کہ حضرت لقائے باختر کا قلم تقدیر رقم ہے سبحان اللہ کیوں نہو۔ اللہ رکھے آپ کو فارسی کی صرف و نحو کا جہاز آج آپ ہی کی اسٹیم سے چل رہا ہے۔

حضرت! اسجہ شے دیگر ہے۔ قاعدہ شئے دیگر۔ آپ کی تحقیق کا ترجمہ کم استعداد طالب العلموں کی آنکھوں میں سوزش پیدا کر دے گا۔ خیر وں گی تو ہو چکی اب ایک اور کرشمہ قابلیت ملاحظہ فرمائیے ہم نے کہا تھا کہ ہم ہی سے زیادہ ہیں فصیح ہے۔ مولانا طباطبائی نے بھی یہی لکھا ہے۔ غالب مرحوم فرماتے ہیں:۔

ہم ہی آشفتہ سروں میں وہ جواں میر بھی تھا

شرح طباطبائی میں وضاحت کر دی گئی کہ ہم ہی اور تم ہی اب متروک ہیں۔ اور اپنی اصل (ہم ہی) سے تجاوز کر گئے ہیں۔ حضرت مجبور نے پہلے تو اس کو اعتراض کے ذیل میں داخل فرمایا پھر اسکا جواب لکھا اور اپنی عبارت میں لکھا ہم ہی فصیح ہے اور نہیں "افصح اور بس" یہاں جواب میں اعتراض ہے۔ اگر اور بس بھی ہم لکھ دیتے تو اچھے رہتے مگر کیا کریں اب تو چوک گئے اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہیں اور بس۔ اپنی عبارت میں بڑھائے دیتے ہیں اور بس۔ اور لکھے دیتے ہیں کہ ہم ہی سے زیادہ ہمیں فصیح ہے اور بس۔ یہی اعتراف کافی ہے اور بس۔ ضرورت کسی سند کی

نہیں ہے اور بس۔

علاوہ بریں اسی قیاس پر حضرت غالب نے "موجہ" کی جگہ "موجو" نظم کیا تھا مولانا طباطبائی نے اپنی شرح میں لکھا کہ "موجو خود ہی واہیات لفظ ہے"۔ مصنف مرحوم نے اس پر اور طرہ کیا کہ تخفیف کر کے "موجو" بنا دیا"۔ چند مضمون نگار نے لکھا کہ یہ ثقیل ہے۔ حضرت بیخود اس توضیح کے بارے میں لکھتے ہیں۔ کہ ثقیل کہنا عیب نہیں مگر بات کرنے کا انداز بھی کوئی شے ہے۔۔۔۔۔ ہم موجو کو صرف اس بنا پر واہیات کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے کان اس سے آشنا نہیں اور بس۔

یہی ہمارا مقصود بھی تھا اور بس کہ جنبیت توحش اور ثقل کی بانی ہے اور بس۔ اگر ہمارے زمانے میں "موجو" بولا جاتا تو سامعہ پر گراں نہ گزرتا اور بس۔ علامہ طباطبائی کے لیے لفظ واہیات پر حضرت بیخود ناک بھوں بھی چڑھاتے ہیں اور پھر خود ہی فرماتے ہیں کہ واہیات کہہ سکتے ہیں اور بس۔ لہذا ہمیں اس سے کیا مطلب خواہ کسی وجہ سے کہہ سکتے ہوں اور بس۔ گویا شکایت نفس مضمون کی نہیں ہے اور بس۔ شکایت انداز بیان اور لہجے سے ہے اور بس۔ چنانچہ حضرت غالب نے جو یہ فرمایا اور بس؎

وہ شہنشاہ کہ جس کے پئے تعمیر سرا
چشم جبریل ہوئی قالب خشت دیوار

تو اس میں بھی مولانا طباطبائی نے ایراد کا انداز برقرار رکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس شعر کی بندش میں نہایت خامی ہے کہ مطلب ہی گیا گزرا ہوا۔۔۔۔ موصول کو اگر "پے" کا مضاف الیہ تو جیسے پڑھو اور اگر سرا کی اضافت تو جیسی پڑھنا چاہیے یہ خاص اہل مکتب کی زبان ہے شعرا کو اس سے احتراز واجب ہے۔

حضرت بیخود کی طرف سے شرح تحقیق میں منقل کا جز وہیں شریک کیا جاتا ہے کہ اس عہد میں یہ ترکیبیں عام تھیں لیکن اگر ان ترکیبوں میں عیب ہے تو یہ کہو کہ احتراز لازم ہے اب رہا یہ امر کہ حضرت طباطبائی نے دوسرے مصرعے پر اصلاح دی ہے؎

ڈھیلے جبریل کی آنکھوں کے ہیں خشت دیوار

تو اس اصلاح کو بیخود صاحب پسند نہیں فرماتے کیوں؟ اس وجہ سے کہ اس اصلاح پر نظر کرتے ہی انکی آنکھوں میں اسعد آدم کے مکانات کی تصویر پھر جاتی ہے جب گھر ڈھیلوں اور گارا جوڑ جوڑ کر سے بنتا ہوگا۔

لیکن تعجب ہے کہ قالب خشت" انھیں جولاہے کے بنڈوے کی یاد نہیں دلاتا۔ اور ان کا دل یہ پوچھنے کو چاہتا ہے کہ جبریل کی آنکھیں کے ڈھیلے ہونگے جن سے دیواریں چنی جائے گی۔ اور گھر بھی دنیاوی گھر ہوگا یا اس سے ایوان عزت و جلال مراد ہے"۔ باقی آئندہ۔

اطلاع۔ خاکسار دربار کا قلم ہے عدیم الفرصت ہونے کے علاوہ ایک وقت میں ایک ہی خدمت انجام دے سکتا ہے بیخود صاحب کا سلسلہ پرانا اور ابلیس کے خطبہ صدارت پر تبصرہ کا سلسلہ ہے نیا۔ ارادہ یہی ہے کہ آئندہ نمبر میں شعر و شعرا کی ادبی بیخودی ختم کر دی جائے تو پھر اطمینان سے شیاطین کے کارناموں پر توجہ کی جائے لہذا ناظرین سے التماس ہے کہ وہ ایک ہفتہ صبر فرمائیں۔ اور اس عنوان "تحقیق" ہی سے جی بہلائیں جو سر "تحقیق" کے مصنف نے اختیار کیا ہے چونکہ بیخود صاحب علمی نکات سمجھنے سے قاصر ہیں (جیسا کہ انکی تحریروں سے ظاہر ہے) اور ہم کو جو کچھ علمی حیثیت سے عرض کرنا تھا وہ گذشتہ کے مضامین میں عرض کر چکے لہذا اب صرف ظرافت ہی باقی رہ گئی ہے شکر ہے کہ اس تمسخر اور دل لگی بازی کی ابتدا بھی بمقتضائے بیخودی انھیں کی طرف سے ہوئی۔ ہماری کہنہ ادبی ناہربانی بھیانک رس سنگار رس جا با شروع ہوئی۔ اور ممکن ہے کہ اگلے ہفتے کلام بیخود تک پہونچ جائے۔

واقف

ادبار الشعرا

منوں نہ شگافت کچھ فائدہ نہیں جو کرم فرما جب کر عنایت مضمون آپ کے نذر کے لئے بھیجئے گا۔ ۔۔۔۔ انداز نہیں کر سکتے۔

لیڈروں کا تبدل ذوق

(از ماسٹر عبدالصمد صاحب ۔۔۔ گنج کانپور)

بیکار وقت ہو تو کوئی کام چاہیے
تدبیر دفع گردش ایام چاہیے
ایسا نہ ہو کہ لیڈری مل کر کہیں چھٹے
اے دل! کچھ اس کا جلد سرانجام چاہیے
ہو پست حال ملک کی ہو بر سے وہ
حاصل ہو جس طرح بھی ہمیں نام چاہیے
ناکامیوں کی پشیمانیاں نشیں
پبلک کے سر پہ تھوپنا الزام چاہیے
ہو ایک کام فیل تو آغاز دوسرا
ہم کو نہ کچھ تردد انجام چاہیے
پبلک کے سامنے ہو کوئی مشغلہ ضرور
آخر گزارنا صبح و شام چاہیے
ممکن نہیں جو میل تو پھر پھوٹ ہی سہی
لب پر اگر دعا نہ ہو دشنام چاہیے
خدمت میں اپنی رکھیے جنتا کے عوام کو
ان طائروں کو دانہ تہ دام چاہیے
جس آگ کو دبا یا تھا اس کو ذرا ہوا
اک شعلہ فساد لب بام چاہیے
شدھی و سنگھٹن کا نیا راگ چھیڑیے
اور یہ سنانا ان سے پیغام چاہیے
بے وقت کی الاپ سہی دل لگی تو ہے
حالانکہ بے سُری ہے مگر چٹپٹی تو ہے

زیڑیات

غزل

ستم کی تھیں شوخ نظریاں آتے آتے
غضب جھاڑیں دولتیاں آتے آتے
چڑھیں سر پہ کیا نشنیاں آتے آتے
نچانے لگے انگلیاں آتے آتے
سنیں غیر کی سیٹیاں آتے آتے
بھریں اس طرف سسکیاں آتے آتے



مسئلہ حفاظت ہند

(تماچہ ڈوبی کی حکایت)

بیڑا :- چہ غم چہ غم !!

خود غرض :- غم ما چہ کنم - کمینہ نرم سے ستم - غل نہ مچاؤ بیگم - دیکھو اِس جانب کا کرم -

ہند :- مرے آدم - چل بسے ملک عدم تو بچارے میں جائے گی گرم -

وہ لینے لگے چٹکیاں آتے آتے
اڑاویں مری بوٹیاں آتے آتے
لگانے لگے سنٹیاں آتے آتے
نچھاویں مجھے بدھیاں آتے آتے
لگالیں سکر پھبتیاں آتے آتے
پڑیں وصل میں کٹھیاں آتے آتے
مری دونوں آنکھوں میں چبھ گئیں ہیں مرچیں
دکھانے لگے تیزیاں آتے آتے
انھیں دیکھ کر منھ میں پانی بھر آیا
میں کرنے لگا کلیاں آتے آتے
اشارہ ہے کاٹیں گے الفت کے رشتے
ہیں لیں چوہے دو تیاں آتے آتے
کیا اس نے یاد آیا منھ کو کلیجا
فنا ہم ہوئے ہچکیاں آتے آتے
قدم رکھتے ہی پھر ہیں دزدیدہ نظریں
یہ ابھی نہیں چوریاں آتے آتے
شفا دی تب ہجر سے بیکے ہوئے
لگے کھینچنے سسکیاں آتے آتے
وہ یوں پیٹے آتے نعش عدو پر
کہ ٹھنڈی ہوئیں چوڑیاں آتے آتے
کہا اس نے زلیخا ہوا بار خاطر
چلے ہم اب ابکائیاں آتے آتے

مولانا پنچ کی نوٹ بک

خدائے برتر ہنس

ایک صاحبزادے استاد کو کوسنے کو کوس رہے تھے کہ خدا کرے مولوی صاحب کو سانپ کاٹے۔ مولوی صاحب نے سن لیا کہنے لگے بیٹا کوسو اپنے باوا کو وہ زندہ رہیں گے تو میری جگہ دوسرا مولوی آجائے گا اس سے تو دنیا ہی سوخت ہوجائے تو بہتر ہے۔

ہمارے صوبہ کی کونسل نے طفل مکتب پیروں سے برزش کا مسودہ قانون پاس کر دیا ہے۔ اب نہ استاد بچوں کو پیٹیں گے نہ ماباپ پر صوبہ کی حکومت اور بورڈ کی جان قبول تو نصیب ہے دا تا کلکل ہیرا پڑ جائے گی۔ ایک ایسے ملک میں جہاں آبادی کا بڑا حصہ مفلس قلاش ہے بچے ماں باپ کے ذرائع معاش میں چار پانچ ہی برس کی عمر سے مددگار ہوجاتے ہیں اور پانچ چار پیسے روز پیدا کر لیتے ہیں معلوم نہیں اس مسودہ میں ان غریبوں کی حالت بھی ملحوظ رکھی گئی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو بچے الگ کوسیں گے اور ماں باپ الگ۔ معصوموں کی زبان عرش الٰہی ہلا دے گی۔

بڑی خیریت گزری۔ کوئی مولوی شفاعت اللہ خاں صاحب ہیں اگر وہ معزز زمیندار لاہور کو روک نہ لیتے تو مسٹر محمد علی کو ایسے تار کا جواب نہ بن سکتا اور دنداں شکن ملتا۔ آجکل مسٹر محمد علی اور ارکان زمیندار میں ابھی نوک جھونک ہو رہی ہے۔ ہم پہلے ہی کہتے تھے ؎

اک دن رقیب سے بھی بگڑنا ضرور ہے
میرے تمہارے خط سی بات پر سہی

اب نمونے کی طلب قابل برداشت نہیں۔ بہت سے کور سواد بھی خواہ مخواہ نمونہ طلب کرتے اور اپنی کمی استعداد پر آنسو بہا کے مجبور رہتے ہیں۔ بارہا کہا کہ اودھ پنچ ایک علمی پرچہ ہے۔ خالی خولی دل لگی نہیں ہے مگر نہیں مانگنے والے فرماتے ہیں۔ جناب ایڈیٹر صاحب مہربانی سے رسالہ (رسالہ) اودھ پنچ ضرور کر کے ایک پرچہ بھیجو۔ آپ کو پسند آگیا تو ضرور کر کے منگواؤں گا اور ایک نمونہ رقعہ بھی لکھ بھیجو کیسا ہوتا ہے۔ بھلا یہ لیاقت اور اودھ پنچ کی تنقید! بغیر پرچہ اگر پسند آگیا تو ضرور خریدار بنیں گے۔ نہ سمجھ میں آئے گا۔ نہ خریدار بنیں گے۔

تفریق کا سبب

کہتے ہیں اگلے زمانے میں ایک بندر بڑا شاطر تھا کوئی خطر نہ تھا اس کے مقابلے میں شطرنج کھیلنا تو فوراً مات ہوجاتا۔ دور دور سے کھلاڑی آتے اور ہاری مان کے چلے جاتے۔ مگر آپ جانیے انسان پھر انسان ہے ڈارون صاحب لاکھ لاکھ ثابت کریں کہ بندر ہی باوا آدم ہے۔ مگر جب بندر اور فرزند آدم کا مقابلہ ہوتا ہے تو آدمی ہی کے ہاتھ میدان رہتا ہے چنانچہ ایک صاحب نے خاطر بندر کے مالک سے بازی بدی دن مقرر ہوا تماشائی جمع ہوئے۔ بساط بچھ گئی ایک طرف بندر صاحب جلوہ افروز ہوئے دوسری جانب آدم کا فرزند۔ مگر کس وضع سے؟ ایک ہاتھ میں مہکتا ہوا تازہ رسیلا سیب لے لیا دوسرا ہاتھ چال چلنے کے لیے خالی رکھا۔ اب میاں بندر کے سامنے دو چیزیں تھیں ایک شطرنج دوسرے سیب۔ اس کا فیصلہ آپ خود کیجیے کہ بندر کے واسطے شطرنج زیادہ بکارآمد ہے یا لال لال سیب۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نگاہ سیب سے لڑی ہاتھ مہروں پر رہا۔ شکست پر شکست پڑنے لگی۔ یہ وہی بندر تھا جس نے ہزاروں کو ہرایا آج ایک معمولی شاطر سے دو ہی چالوں میں مات کھا گیا۔ اسپ اندیشہ نے سکندری کھائی فیل فکر نے بچھاڑا۔ رخ تدبیر زرد ہوا۔ پیادۂ منصوبہ بازی کی ٹانگیں شل ہوئیں چال بھولا۔ فرزین عقل نے فرزانگی سے منھ موڑا۔ خدا نہ کرے کہ کوئی دودلا ہوجائے وہ تو بندر تھا یہاں انسان پڑھے لکھے انسان لارڈ ریڈنگ کا سیب خوش رنگ دیکھتے ہی مت پلٹ گئی۔ نہ وہ کھٹ یاد رہی نہ کھدر یاد رہا نہ خلافت یاد رہی نہ ملک اسلامیہ یاد رہے نہ سوراج یاد رہا۔ بیٹھے ہیں شطرنج بچھا کے اور للچائی ہوئی نگاہیں سیب پر جمی ہوئی ہیں مہرے برابر پٹ رہے ہیں۔ خدا بخشے بوڑھیں کہا کرتی تھیں ارے بی بیٹھو تمہاری تو وہی مثل ہوئی۔ مسجد میں من بیویوں میں دل بکیوں میں ہے منع اللہ جپو؟ جدھر دیکھیے سیب کا آسیب کھیل بگاڑ دیتا ہے۔ افتراقی تدابیر کے سامنے سر جھکانے والوں سے اب ہمیں یہ سوال کرنے کا حق حاصل ہوگیا ہے کہ آدمی ہو یا ....

ود ا جزا ہے کہ لالچ خوروں نے ہمیشہ مرتبہ اس خوشرنگ سیب پر دانت مارے اور مجروح ہو گیا سیب دیکھنے ہی بھر کا ہے کھانے کا نہیں ہے۔ مگر اس پر بھی آپس میں لڑے مرتے ہیں۔

ریاستی آتش بازی

اسی گرماگرم شب برات کے مہینے میں ہم سمجھے تھے کہ قتل باولا کا انار اور ممتاز بیگم کا مہتاب پھول کچھ آتش بازی دکھائے گا۔ کیا سنئے کہ ممتاز بیگم نے مقدمے ہو جانے کے بعد بار ہا انصاف نہ ہونے اور اصل قاتل کے بچ جانے پر حکومت ہند کا دامن پکڑا اور تحقیقاتی چرخی چھوڑنے پر مجبور کیا تھا۔ انصاف کی چھچھوندر گھر گھر کی خبر لائی۔ بان چھوٹے۔ نا سپال پھٹے۔ دھواں بلند ہوا مگر مہاراجہ اندور نے یکایک ترک تاج و تخت کی ہوائی جو چھوڑی تو انار بنا سا ہو گیا مہتاب پھول فرخ کیک نفس دکھائے خاموش ہو رہا۔ انصاف کی چھچھوندر کچی جھل کی گمن چکر ثابت ہوئی۔ جد حد دیکھیے سیل کا اثر۔ پوچھنے والا پوچھ سکتا ہے کہ اگر چہ جواب نہ ملے گا کہ حضرت ریاست آپ کو

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت عالیجناب مولوی سید خورشید حسین صاحب جج اکمت جہادر مقام عظم علی

متفرقات مقدمہ نمبر ۹۰ سنہ ۱۹۲۵ء

چندو نندن سنگھ وغیرہ

بنام

رکم انگد سنگھ وغیرہ

بنام رکم انگد سنگھ بیجناتھ سنگھ نابالغان پسران جنر سنگھ بولایت سماۃ ... اور خود ... سنگھ ولد جبیر سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع بھیرو پور تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی۔

ہرگاہ مسمی چندو نندن سنگھ وغیرہ نے درخواست ڈگری تعمیلی اس عدالت میں گذرانی ہے کہ مقدمہ ۲۳۳ سنہ ۱۹۲۲ء رکم انگد سنگھ وغیرہ بنام چندو نندن سنگھ وغیرہ فیصلہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۲۳ء اجلاس صاحب جج اکمت بہادر ہردوئی میں ڈگری حسب ... عمل ... در ... کی جاوے۔

لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم حاضر ہو یا مرافعت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت ۱۰ بجے تاریخ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ اگر ایسا نہ کرو گے تو درخواست مذکورہ بالا غیرحاضری میں سماعت کی جائیگی

تاریخ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم بخط انگریزی

انصاف منظور تھا یا مہاراجہ کا عزل۔ اگر غریب ممتاز بیگم کے ساتھ انصاف مقصود تھا تو ریزیڈنٹ ابھی تک باقی ہے اگرچہ وہ اپنے دل کی لگی دور سے بجھا چکی ہیں۔ اور اگر اس تمام آتش بازی کا ماحصل مہاراجہ کا عزل تھا تو پھر گاؤں میں ڈھول گڑانے کی رسم ضروری نہ تھی۔ مہاراجہ غریب کہہ دیا ہوتا ٹھنڈے ٹھنڈے سدھارو۔

عالیان ملک کا دماغ خدا جانے کس چیز کا بنا ہوا ہے۔ آئینی ممالک کی سیر و تفریح سے بھی اس پر کوئی اثر نہیں پڑا نہ تو خود اگلے پچھلے معاہد ملاحظہ کر کے ایسے قوانین بناتے ہیں جو عام رعایا کو پسند ہوں رعایا خود اپنے معاملات کی ذمہ دار ہو جائے۔ خود معقول پنشن لے کے مسٹرے کی طرح مزے اڑاتے رہیں نہ برٹش گورنمنٹ کو ان کی شادیوں بیاہوں میں بھی کبھی کبھی دخل دینی رہتی ہے اجازت دیتے ہیں کہ حضرت آپ ہی کوئی قانون بنا دیجیے اور ہر سنے پھلجھڑی نہ چھوڑا کیجیے دو ایک سال کے ہیر پھیر میں نہ بجا اور اندور دھن پٹ ہو گئے۔ دکن کے فلیتے میں بھی کئی مرتبہ آگ لگتے سنی مگر اب رسید گی کا بھلا ہو پڑاقی شنگ کے رہ گیا۔

سب کچھ ختم ہوا مگر خلافت کمیٹی کی بے رونقی ختم نہ ہوئی۔ ابھی خدام الحرمین کی طرف سے وفد گیا اور گردن پکڑ کے نکال دیا گیا۔ مقصود یہی تھا کہ تم ہمارے بیچ میں دخل دینے والے کون؟ قبریں کھودیں اچھا کیا مسجدیں کھودیں خوب کیا۔ تم کوئی خدائی فوجدار ہو اس منطق کا جواب بجز علیحدہ دلیل پیش کرنے والا کوئی زبردست ہو ممکن نہیں ہے۔ خلافت کمیٹی کو اس جواب سے عبرت نہ ہوئی اور آ سنے رزولیوشن بازی شروع کر دی۔ اے حضور آپ کا شکریہ آپ سلطان ابن سلطان ابن سلطان کیا خوب وفد خلافت کمیٹی کے معروضات سنتے ہیں کہ واہ جی واہ۔ جھوٹوں نے جو تہمت آپ پر لگائی تھی وہ غلط

تھی اب ہم کو افسوس ہے کہ معذور کر آپ نے اپنے اختیارات کی گردن ہمارے ہاتھ میں کیوں دے دی ہے آئیے ہم ہاتھ جوڑتے ہیں نذر کی اپنی مقدس ناک میں چرے کی نکیل توڑوا لیجیے۔ واللہ مجھے یہ بچہ مجرا ابھی نہیں۔ بڑھ جائیے تھمنا ہم سوئی لیے بیٹھے ہیں۔ دیکھیے یہ تدابیر جو بڑے دل اختیار کیے جاتے ہیں کب تک عوام الناس کی آنکھوں میں دن دہاڑے خاک جھونکتے رہیں گے۔

ڈکانا مجھے سہانا نہیں کانے بن جائے میں یہ ایک دیہاتی مثل ہے اور ایسے محل پر بولی جاتی ہے جہاں وفاق و فراق پر قدرت نہ ہو۔

سوزم گرت نہ بینم میرم چو رخ نمائی

والا معاملہ ہو۔ اللہ بخشے ترک موالات کی برق جب چمک رہی تھی اور ملکی محبت کے ضمن میں جب زور شور سے سمجھا آیا تھا کونسلیں بیکار سمجھی جاتی تھیں مگر جب ناکارہ اشخاص کی اس بہانے سے بھرتی ہو گئی اور کئی ایک جابرانہ قانون بھی پاس ہو گئے تو یہ خیال آیا کہ بھئی کونسلوں میں بادل ناخواستہ ہی سہی مگر گھس چلو

شاید کہ ہمیں بیضہ برآرد پر و بال۔ منشا گردد نہاد یا وہ نہیں بگڑنے پائی تھی سوراجی گروہ جھڑ سے کرسیوں پر قابض ہو گیا۔ اب حال یہ ہے کہ ان کو اپوزیشن کے ساتھ ہی سوراج کی ارتھی بھی نکل چکی سوراجی ارکان ہو گئے لاوارث کونسلوں میں ان کا سپیشل کام رہ گیا ہے کہ جب کوئی بات خلاف مزاج ہو تو ایک آدھ روز کے واسطے بورے کا بوریا اٹھا کے ایوان کے باہر چلا آئے اور پھر انھیں کانوں میں جلتے جلتا کیا۔ ادھر بھاگے نہیں آپ لونڈے جا بے لونڈے کرنے سے سوراج ملنے والا نہیں و انصرام اور وزیر ہند دونوں اندرونی دشمنی ہندوستانیوں کی دوستی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کی مطلق پروا نہیں کرتے کہ سوراجی بھائیوں کو دھن میں کتنے مرتبہ کرسی کی گرنی اور پھر لی پڑتی ہے۔

کسی مسئلہ کو بیچ ادھر میں چھوڑ کے چلا آنا بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ ترک تعلق کی حالت میں جہلا اور ناکارہ لوگوں کو

اصلی کوک شاستر یا بہار عیش

المعروف لذت النساء باتصویر ۸۴ آسن والا

یہ وہ کوک شاستر ہے جو آجکل بہا ایک کتاب دوبن سے مل سکتی ہے بلکہ یہ وزیر کشمیر کوک صاحب کے خاص الخاص بیاض کے پڑانی کوک شاستر کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے جسکو ابتک عام لوگوں کو کیا بڑے بڑے رؤسا کو بھی زیارت نصیب نہ ہوئی تھی۔ اسمیں وہ تمام باتیں درج ہیں جنکے جاننے کے لیے آپ سیکڑوں روپیہ برباد کرچکے ہیں۔ اور پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوا ہے یہ کتاب سوائے ہمارے دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی اس کتاب میں صد ہا مفید اور بکثرت مطلب کی باتیں درج ہیں۔ عورت و مرد کے متعلق ہزارہا بھید اور خاص حالتوں کی۔ عورت و مرد کی اصلی تصویریں ۔۔۔ ۸۴ بہترین آسن کا مفصل بیان جسمی۔ مذہبی۔ اور علمی اصول درج بھی ہیں بعد میں شکایت نہ کریں۔ خفیہ دھڑا دھڑ بک رہی ہیں۔ پیچ منگا کر حسرت پوری کیجیے ورنہ ممکن ہے کہ پھر اسکی ایک جلد بھی باقی نہ رہے۔ اور سوائے افسوس کے کوئی چارہ نہ رہے گا جلد دیکھیے غفلت میں نہ رہیے گا۔ قیمت فی جلد دو روپیہ محصول ۴ر علاوہ۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر جنرل بک سپلائی کمپنی لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۲۴-۱۹۲۵ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد ۶ روپیہ محصول ۱۲؍ ڈاک۔ مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی ہو وقت کردی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کٹ۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ درد پیٹ۔ دست۔ سنگرہنی۔ ملیریا وغیرہ کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوا ہی بوقت ضرورت پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔ قیمت ۸ر ہر جگہ بکتا ہے

دودروغ کیسری بچے دودھ کو بلا جلن کے ہضم کرنے والی طاقتانی دوا قیمت ۱۲؍

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کرکے بدن کو مضبوط فربہ اور تیز تیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

[illegible]
دھلی کا ایجنٹ } چاندنی چوک دھلی
سول ایجنٹ اندر جیت [illegible] لکھنؤ
[illegible]

مژدہ ناظرین ہم خوشخبری دیتے ہیں کہ ایک تعویذ کا علم ہوا ہے جو کارگر تیار کیا ہوا ہے ویسے تو اسکی قیمت سے کم نہیں روپیہ ہونی چاہیے مگر جب آپ استعمال کریں گے تو بصد برکت عظمت اور معلوم ہوگی۔ صرف یہ تعویذ کافی ہوگا دیکھیے تو ہر دنیاوی کام ہو جاتا ہے حکام خانہ و جابر سے محبت کا پیدا کرنا معشوق سے معشوق کو کھینچ کر کے قابو میں لانا ایک عام معجزہ ہے۔ اگر آپ کو کیسا ہی مشکل کام ہو سکا انجام معلوم نہ ہو تو اس تعویذ کو اپنے بازو پر باندھ کے سوجائیے بذریعہ خواب اسکا انجام معلوم ہوجائے گا نیز گم شدہ چیز و چور کی صورت معلوم ہو جائے گی۔ علاوہ بیکے آدمی بھی دو چند ہو جائے گی۔ غرضکہ تمام حاجتوں کے لیے اکسیر ثابت ہوگا۔ ہر مذہب والا چاہے ہندو مسلمان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ہدیہ صرف ۸ر علاوہ محصول ہے پتہ یہ ہے۔

شاہ جی رمّال لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے منگائیے اور شاعر کی شاعرانہ اُستادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ۔۔۔ ۸ر ٹکٹ بھیجیے یا وی پی اور منی آرڈر بھیجئے۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

مغز گنجشک

یہ دوا سمی مغز [illegible] مقوی ہے [illegible] اعضاء رئیسہ و اعصاب کو طاقت پہونچاتی ہے [illegible] معدہ و جگر کو [illegible] ہضم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف اور توصیف سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول اور ہے کے شعر میں نظم کیا گیا ہے اگر یہ مغز گنجشک کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی مشک ہے۔ سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے

قیمت فی بکس مع خوراک

چار روپیہ (للعہ)

ماء اللحم عنبری دوا آتشہ خاص الخاص

یہ ماء اللحم نہایت جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے وہ نسخہ ہے جسکی شہرت ہندوستان میں شہرت ہے پہلے [illegible] بادشاہوں کے لیے تیار ہوتا تھا اب یہ دواخانہ خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس کو بھی نفع پہونچے نہایت محنت اور [illegible] سے مثل مشک و عنبر و جواہرات کے اشربوں سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ (جسم) [illegible] خون کو صاف کرنے والی، کمزوری کو دور کرنے والا سریع الاثر، بہ ہر مرض میں مفید۔ گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت معدہ کو پہونچانے والا اور مسک ہے رقت و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (للعہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس بیالہ مفت

[illegible] مسیحی

[illegible] کی ہوئی قوت [illegible] پہونچتی ہے [illegible] کی ہوئی کسی دوسرے سے قوت نفرت اعضاء کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہیں انکے واسطے اکسیر رکھتا ہے۔ [illegible] دوسرے میں بڑا فائدہ دکھاتا ہے۔ [illegible] کی امید کو پورا کرتا ہے اور [illegible] میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بڑھاتا ہے کہ بیان سے باہر

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (للعہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت کو دائمی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جبکا شمل [illegible] قوت مردمی کے اضافہ کرنے میں بے نظیر ہے خون کو صاف اور حرارت اصلی میں [illegible] پیدا کرتی ہے [illegible] وقت۔ [illegible] کی کثرت کو دور کرتی ہے [illegible] امید کو پورا کرتی ہے جسموں کو [illegible] کی طاقت میں [illegible] پیدا کرتی ہے [illegible] کے [illegible] اس سے صحت یاب ہو [illegible] ہیں۔ اگر [illegible] استعمال کی جائے تو [illegible] ہی خاصیت [illegible]

قیمت فی بکس مع خوراک [illegible]

ڈاک [illegible] (للعہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فہرست کلاں مفت طلب فرمایئے	منیجر دواخانہ معدن الادویہ گورنمنٹ اسٹریٹ لکھنؤ	فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک جو اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار رہیں جو ہر اگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو لہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دو دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

قیمت جلد اول للعہ قیمت جلد دوم [illegible]

محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ